20 MAR 2019
منصف

دکن میں گنگا جمنی تہذیب، بہمنی سلاطین کی رواداری کا نتیجہ

نادر مخطوطات کے تحفظ پر زور۔ پروفیسر سلیمان صدیقی، ڈاکٹر م ن سعید و دیگر کے خطاب

مانو میں سمینار ''دکنی سیاست، سماج، معاشیات، ثقافت اور ادب میں بہمنی سلاطین کا حصہ'' سے پروفیسر سلیمان صدیقی خطاب کرتے ہوئے۔ تصویر میں پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈاکٹر ایم اے سکندر، ڈاکٹر ایم این سعید، پروفیسر اشرف رفیع، مس اندرا دیوی دھن راج گیر، پروفیسر شاہد نوخیز بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

حیدرآباد، 19/مارچ (پریس نوٹ) دکن میں گنگا جمنی تہذیب، بہمنی سلاطین کی رواداری کا نتیجہ رہی ہے۔ ان سلاطین نے پڑوسی ہندو راجاؤں سے اچھے رشتے استوار کیے اور مقامی عوامی روایات کو برقرار رکھا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ہارون خاں شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن کے زیر اہتمام قومی سمینار کے افتتاحی اجلاس میں آج ممتاز اسکالر پروفیسر محمد سلیمان صدیقی، سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ دو روزہ سمینار کا موضوع ''دکنی سیاست، سماج، معاشیات، ثقافت اور ادب میں بہمنی سلاطین کا حصہ'' تھا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے صدارت کی۔ پروفیسر صدیقی نے کہا کہ دکن کی خانقاہوں، سرکاری اداروں وغیرہ میں بڑی تعداد میں نادر مخطوطات اور ملفوظات کی شکل میں اس دور کے ادب، ثقافت اور تاریخ کا ورثہ محفوظ ہے۔ تاہم محققین کی ان تک رسائی بھی ممکن نہیں اور افسوس اس بات کا ہے کہ ان اہم دستاویزات کو دیمک چاٹ رہی ہے۔ مرکز برائے مطالعاتِ دکن اگر انہیں اصل حالت میں یا مائیکرو فلم یا اس کی کاپی حاصل کرتا ہے تو ان کا تحفظ ہوگا اور دکنی مرکز بین الاقوامی اہمیت کا حامل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ خود ان کے یہاں 30 فٹ طویل شجرہ موجود ہے جو دکن کی قدیم ترین دستاویزات میں سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہمنی دور دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ پہلا 1347 تا 1422 جب گلبرگہ پایہ تخت تھا اور دوسرا دور جب بیدر پایہ تخت بنا وہ 1538 تک رہا۔ پہلے دور میں اس حکومت پر شمالی ہند کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ جبکہ دوسرا دور بین الاقوامی اثرات کے باوجود پوری طرح دکنی ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ ہندوستان کی تہذیب و ثقافت تکثیری سماج کے آئینہ دار ہیں۔ دنیا کو ہم سے کثرت میں وحدت کا سبق سیکھنا چاہیے۔ بھلے آج کچھ لوگ اسے توڑنے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے یہاں کی خمیر میں محبت و بھائی چارہ ہے جس کے باعث لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ ہر یونیورسٹی اپنا نصاب خود تیار کرتی ہے جس کے باعث طلبہ کو وہی تاریخ پڑھنے کو ملتی ہے جو عمومی طور پر اس علاقے کی ہو جہاں یونیورسٹی قائم ہے۔ ہمیں طلبہ کو سارے ملک کی تاریخ کی تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔ ڈاکٹر م ن سعید، سابق صدر نشین، کرناٹک اردو اکیڈیمی، بنگلورو نے کہا کہ علاؤ الدین بہمنی نے حکومت میں دور دراز ممالک سے ماہرین کو طلب کیا۔ اس نے قریبی راجاؤں پر حملے ضرور کیے لیکن ان پر اپنی حکومت قائم نہیں کی بلکہ ان راجاؤں کو وہ علاقے واپس کر دیئے۔ اس کا اصول تھا کہ وہ اپنے دشمنوں سے انتہائی اچھا سلوک کرتا تھا جس کے باعث اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ اس کا قول تھا کہ دوستوں اور دشمنوں سے یکساں اچھا برتاؤ کرو اور غریبوں کی خبر گیری کرو۔ انہوں نے کہا کہ احمد شاہ بہمنی اول کو لوگ ولی کہتے تھے۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکساں طور پر مقبول تھے۔ اور ان کے عرس پر ہندو۔ مسلمان دونوں شریک ہوتے ہیں۔ اس طرح بہمنی سلاطین نے ہندو مسلم بھائی چارہ کو فروغ دیا۔ جس کے باعث دکن کی گنگا جمنی تہذیب ابھر کر آئی۔ جو آج تک جاری و ساری ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبۂ اردو نے بہمنی عہد پر اس سمینار کو دکنی مرکز کا دیباچہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا عنوان کافی وسیع ہے۔ اس کے ایک ایک حصے پر ایک ایک سمینار کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بطور خاص دکنی ادب پر توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کو ہارون خان شیروانی پر بھی ایک سمینار یا لکچر کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ طلبہ کو ان کی خدمات سے واقف کروایا جائے۔ انہوں نے تاریخ، ادب و جغرافیہ کو مربوط موضوعات قرار دیا۔ راجکماری اندرا دیوی دھن راج گیر، ثقافتی سفیر دکن نے کہا کہ ہندوستان کی سرزمین نے ہر ملک کے لوگوں کو فراخ دلی سے اپنایا۔ یہاں کی مشترکہ تہذیب میں مختلف مذہب، زبانوں کا تنوع شامل رہا ہے۔ انہوں نے مرکز برائے مطالعاتِ دکن کے لیے ایک لاکھ روپئے کا چیک ڈاکٹر ایم سکندر کے حوالے کیا۔ محکمہ آثارِ قدیمہ کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر ڈاکٹر عبدالقیوم نے اپنی تقریر میں دکن کی تاریخی عمارتوں کی خصوصیات اور ان کے فن تعمیر کے امتیازات کو بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ گلبرگہ کی ابتدائی عمارتیں، شمالی ہند کے طرز پر ہیں جبکہ بعد کے دور میں تعمیر شدہ بیدر کی عمارتوں پر ایرانی فن تعمیر کا اثر نظر آتا ہے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈائرکٹر مرکز نے خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع پر روشنی ڈالی اور آخر میں شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز، جوائنٹ ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ مولانا حشمت اللہ کی قرأت کلام پاک و ترجمہ سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

M

20 MAR 2019

رہنمائے دکن

دکن میں گنگا جمنی تہذیب، بہمنی سلاطین کی رواداری کا نتیجہ

نادر مخطوطات کے تحفظ پر زور۔ پروفیسر سلیمان صدیقی، ڈاکٹر م ن سعید و دیگر کے خطاب

حیدرآباد۔ 19 مارچ (پریس نوٹ) دکن میں گنگا جمنی تہذیب، بہمنی سلاطین کی رواداری کا نتیجہ رہی ہے۔ ان سلاطین نے پڑوسی ہندو راجاؤں سے اچھے رشتے استوار کیے اور مقامی عوامی روایات کو برقرار رکھا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ہارون خاں شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن کے زیر اہتمام قومی سمینار کے افتتاحی اجلاس میں آج ممتاز اسکالر پروفیسر محمد سلیمان صدیقی، سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ دو روزہ سمینار کا موضوع ”دکنی سیاست، سماج، معاشیات، ثقافت اور ادب میں بہمنی سلاطین کا حصہ“ تھا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے صدارت کی۔ پروفیسر صدیقی نے کہا کہ دکن کی خانقاہوں، سرکاری اداروں وغیرہ میں بڑی تعداد میں نادر مخطوطات اور ملفوظات کی شکل میں اس دور کے ادب، ثقافت اور تاریخ کا ورثہ محفوظ ہے۔ تاہم محققین کی ان تک رسائی بھی ممکن نہیں اور افسوس اس بات کا ہے کہ ان اہم دستاویزات کو دیمک چاٹ رہی ہے۔ مرکز برائے مطالعاتِ دکن اگر انہیں اصل حالت میں یا مائیکروفلم یا اس کی کاپی حاصل کرتا ہے تو ان کا تحفظ ہوگا اور دکنی مرکز بین الاقوامی اہمیت کا حامل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ خود ان کے یہاں 30 فٹ طویل شجرہ موجود ہے جو دکن کی قدیم ترین دستاویزات میں سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہمنی دور دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ پہلا 1347 تا 1422 جب گلبرگہ پایہ تخت تھا اور دوسرا دور جب بیدر پایہ تخت بنا وہ 1538 تک رہا۔ پہلے دور میں اس حکومت پر شمالی ہند کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ جبکہ دوسرا دور بین الاقوامی اثرات کے باوجود پوری طرح دکنی ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ ہندوستان کی تہذیب و ثقافت تکثیری سماج کے آئینہ دار ہیں۔ دنیا کو ہم سے کثرت میں وحدت کا سبق سیکھنا چاہیے۔ بھلے آج کچھ لوگ اسے توڑنے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے یہاں کی خمیر میں محبت و بھائی چارہ ہے جس کے باعث لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ ہر یونیورسٹی اپنا نصاب خود تیار کرتی ہے جس کے باعث طلبہ کو وہی تاریخ پڑھنے کو ملتی ہے جو عمومی طور پر اس علاقے کی ہو جہاں یونیورسٹی قائم ہے۔ ہمیں طلبہ کو سارے ملک کی تاریخ کی تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔ ڈاکٹر م ن سعید، سابق صدر نشین، کرناٹک اردو اکیڈیمی، بنگلورو نے کہا کہ علاؤالدین بہمنی نے حکومت میں دور دراز ممالک سے ماہرین کو طلب کیا۔ اس نے قریبی راجاؤں پر حملے ضرور کیے لیکن ان پر اپنی حکومت قائم نہیں کی بلکہ ان راجاؤں کو وہ علاقے واپس کر دیے۔ اس کا اصول تھا کہ وہ اپنے دشمنوں سے انتہائی اچھا سلوک کرتا تھا جس کے باعث اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ اس کا قول تھا کہ دوستوں اور دشمنوں سے یکساں اچھا برتاؤ کرو اور غریبوں کی خبر گیری کرو۔ انہوں نے کہا کہ احمد شاہ بہمنی اول کو لوگ ولی کہتے تھے۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکساں طور پر مقبول تھے۔ اور ان کے عرس پر ہندو۔ مسلمان دونوں شریک ہوتے ہیں۔ اس طرح بہمنی سلاطین نے ہندو مسلم بھائی چارہ کو فروغ دیا۔ جس کے باعث دکن کی گنگا جمنی تہذیب ابھر کر آئی۔ جو آج تک جاری و ساری ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبۂ اردو نے بہمنی عہد پر اس سمینار کو دکنی مرکز کا دیباچہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا عنوان کافی وسیع ہے۔ اس کے ایک ایک حصہ پر ایک ایک سمینار کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بطور خاص دکنی ادب پر توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کو ہارون خان شیروانی پر بھی ایک سمینار یا لکچر کا اہتمام کرنا چاہیے تا کہ طلبہ کو ان کی خدمات سے واقف کروایا جائے۔ انہوں نے تاریخ، ادب و جغرافیہ کو مربوط موضوعات قرار دیا۔ راجکماری اندرا دیوی دھنراج گیر، ثقافتی سفیر دکن نے کہا کہ ہندوستان کی سرزمین نے ہر ملک کے لوگوں کو فراخ دلی سے اپنایا۔ یہاں کی مشترکہ تہذیب میں مختلف مذہب، زبانوں کا تنوع شامل رہا ہے۔ انہوں نے مرکز برائے مطالعاتِ دکن کے لیے ایک لاکھ روپئے کا چیک ڈاکٹر ایم سکندر کے حوالے کیا۔ محکمہ آثارِ قدیمہ کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر ڈاکٹر عبدالقیوم نے اپنی تقریر میں دکن کی تاریخی عمارتوں کی خصوصیات اور ان کے فن تعمیر کے امتیازات کو بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ گلبرگہ کی ابتدائی عمارتیں، شمالی ہند کے طرز پر ہیں جبکہ بعد کے دور میں تعمیر شدہ بیدر کی عمارتوں پر ایرانی فن تعمیر کا اثر نظر آتا ہے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈائرکٹر مرکز نے خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع پر روشنی ڈالی اور آخر میں شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز، جوائنٹ ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ مولانا حشمت اللہ کی قرأت کلام پاک و ترجمہ سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

RD

Sakshi

దక్కనీ లిఖిత ప్రతులను సంరక్షించాలి

మాట్లాడుతున్న ఓయూ మాజీ వీసీ సులేమాన్ సిద్ధిఖీ

రాయదుర్గం: అరుదైన దక్కనీ లిఖిత ప్రతులను సంరక్షించాల్సిన అవసరం ఉందని ఉస్మానియా యూనివర్సిటీ మాజీ వైస్ చాన్సలర్ ప్రొఫెసర్ మహ్మద్ సులేమాన్ సిద్ధిఖీ పేర్కొన్నారు. గచ్చిబౌలిలోని మౌలానా ఆజాద్ జాతీయ ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో హరూన్‌ఖాన్ షేర్వాణి సెంటర్ ఫర్ డెక్కన్ స్టడీస్ ఆధ్వర్యంలో 'దక్కన్‌లో బహమనీయులు- సామాజిక, ఆర్థిక, రాజకీయ, సంస్కృతి, సాహిత్యంలో వారి భాగస్వామ్యం' అంశంపై రెండురోజుల జాతీయ సదస్సును మంగళవారం ప్రారంభించారు. ఈ సందర్భంగా ప్రొఫెసర్ సులేమాన్ సిద్ధిఖీ మాట్లాడుతూ.. ఆసిఫ్‌జాహీ పాలనలో హైదరాబాద్‌కు చెందిన డాక్యుమెంట్స్, మ్యానుస్క్రిప్ట్‌ను పరిరక్షించి నేటి తరానికి అందించాలన్నారు. బహమనీ రాజులు గుల్బర్గా ప్రాంతాన్ని (1347–1422), బీదర్ ప్రాంతాన్ని (1422–1538) పాలించారని గుర్తు చేశారు. బీదర్‌లో పర్షియన్ ఆర్కిటెక్చర్ కట్టడాలు మనకు కనిపిస్తాయన్నారు. ఈ సందర్భంగా ఎమినెంట్ స్కాలర్ రాణి ఇందిరాధన్ రాజగీర్ దక్కనీ కల్చర్‌ను కాపాడాలని, హెచ్‌కేఎస్-సీడీసీ చేస్తున్న కృషికి వినియోగించుకునేందుకు లక్ష రూపాయల నగదును విరాళంగా అందించారు. ఈ సందర్భంగా ఆర్కియాలజిస్ట్ డాక్టర్ మహ్మద్ అబ్దుల్ ఖయ్యూం, ఉర్దూ స్కాలర్ ప్రొఫెసర్ అష్రఫ్ రఫీ, కర్ణాటక రాష్ట్ర ఉర్దూ అకాడమీ మాజీ చైర్మన్ ప్రొఫెసర్ ఎంఎన్ సయీద్ ప్రసంగించారు. కార్యక్రమంలో హెచ్‌కేసీడీఎస్ డైరెక్టర్ ప్రొఫెసర్ మహ్మద్ నసీముద్దీన్ ఫరీస్, సెంటర్ జాయింట్ డైరెక్టర్ ప్రొఫెసర్ షాహిద్ నౌకెజ్ ఆజ్మీ, అధికారులు, విద్యార్థులు పాల్గొన్నారు.

S

راشٹریہ سہارا

20 MAR 2019

دکن میں گنگا جمنی تہذیب، بہمنی سلاطین کی رواداری کا نتیجہ

نادر مخطوطات کے تحفظ پر زور۔ پروفیسر سلیمان صدیقی، ڈاکٹر م ن سعید و دیگر کے خطاب

حیدرآباد (پریس ریلیز) دکن میں گنگا جمنی تہذیب، بہمنی سلاطین کی رواداری کا نتیجہ رہی ہے۔ ان سلاطین نے پڑوسی ہندو راجاؤں سے اچھے رشتے استوار کیے اور مقامی عوامی روایات کو برقرار رکھا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ہارون خاں شیروانی مرکز برائے مطالعات دکن کے زیر اہتمام قومی سمینار کے افتتاحی اجلاس میں آج ممتاز اسکالر پروفیسر محمد سلیمان صدیقی، سابق وائس چانسلر عثمانیہ یونیورسٹی نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ لائبریری آڈیٹوریم میں منعقدہ دو روزہ سمینار کا موضوع ''دکنی سیاست، سماج، معاشیات، ثقافت اور ادب میں بہمنی سلاطین کا حصہ'' تھا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر، رجسٹرار نے صدارت کی۔ پروفیسر صدیقی نے کہا کہ دکن کی خانقاہوں، سرکاری اداروں وغیرہ میں بڑی تعداد میں نادر مخطوطات اور ملفوظات کی شکل میں اس دور کے ادب، ثقافت اور تاریخ کا ورثہ محفوظ ہے۔ تاہم محققین کی ان تک رسائی بھی ممکن نہیں اور افسوس اس بات کا ہے کہ ان اہم دستاویزات کو دیمک چاٹ رہی ہے۔ مرکز برائے مطالعاتِ دکن اگر انہیں اصل حالت میں یا مائیکرو فلم یا اس کی کاپی حاصل کرتا ہے تو ان کا تحفظ ہوگا اور دکنی مرکز بین الاقوامی اہمیت کا حامل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ خود ان کے یہاں 30 فٹ طویل شجرہ موجود ہے جو دکن کی قدیم ترین دستاویزات میں سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہمنی دور دو حصوں میں بٹا ہوا ہے۔ پہلا 1347 تا 1422 جب گلبرگہ پایہ تخت تھا اور دوسرا دور جب بیدر پایہ تخت بنا وہ 1538 تک رہا۔ پہلے دور میں اس حکومت پر شمالی ہند کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ جبکہ دوسرا دور بین الاقوامی اثرات کے باوجود پوری طرح دکنی ہو چکا تھا۔ ڈاکٹر ایم اے سکندر نے صدارتی تقریر میں کہا کہ ہندوستان کی تہذیب و ثقافت تکثیری سماج کے آئینہ دار ہیں۔ دنیا کو ہم سے کثرت میں وحدت کا سبق سیکھنا چاہیے۔ بھلے آج کچھ لوگ اسے توڑنے کی کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرے یہاں کی خمیر میں محبت و بھائی چارہ ہے جس کے باعث لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ ہر یونیورسٹی اپنا نصاب خود تیار کرتی ہے جس کے باعث طلبہ کو وہی تاریخ پڑھنے کو ملتی ہے جو عمومی طور پر اس علاقے کی ہو جہاں یونیورسٹی قائم ہے۔ ہمیں طلبہ کو سارے ملک کی تاریخ کی تھوڑی سی ہی کیوں نہ ہو معلومات فراہم کرنی چاہئیں۔ ڈاکٹر م ن سعید، سابق صدر نشین، کرناٹک اردو اکیڈیمی، بنگلورو نے کہا کہ علاؤالدین بہمنی نے حکومت میں دور دراز ممالک سے ماہرین کو طلب کیا۔ اس نے قریبی راجاؤں پر حملے ضرور کیے لیکن ان پر اپنی حکومت قائم نہیں کی بلکہ ان راجاؤں کو وہ علاقے واپس کر دیئے۔ اس کا اصول تھا کہ وہ اپنے دشمنوں سے انتہائی اچھا سلوک کرتا تھا جس کے باعث اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔ اس کا قول تھا کہ دوستوں اور دشمنوں سے یکساں اچھا برتاؤ کرو اور غریبوں کی خبر گیری کرو۔ انہوں نے کہا کہ احمد شاہ بہمنی اول کو لوگ ولی کہتے تھے۔ وہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکساں طور پر مقبول تھے۔ اور ان کے عرس پر ہندو۔ مسلمان دونوں شریک ہوتے ہیں۔ اس طرح بہمنی سلاطین نے ہندو مسلم بھائی چارہ کو فروغ دیا۔ جس کے باعث دکن کی گنگا جمنی تہذیب ابھر کر آئی۔ جو آج تک جاری و ساری ہے۔ پروفیسر اشرف رفیع، سابق صدر شعبۂ اردو نے بہمنی عہد پر اس سمینار کو دکنی مرکز کا دیباچہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا عنوان کافی وسیع ہے۔ اس کے ایک ایک حصہ پر ایک ایک سمینار کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے بطور خاص دکنی ادب پر توجہ دلائی۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کو ہارون خان شیروانی پر بھی ایک سمینار یا لکچر کا اہتمام کرنا چاہیے تا کہ طلبہ کو ان کی خدمات سے واقف کروایا جائے۔ انہوں نے تاریخ، ادب و جغرافیہ کو مربوط موضوعات قرار دیا۔ راجکماری اندرا دیوی دھنراج گیر، ثقافتی سفیر دکن نے کہا کہ ہندوستان کی سرزمین نے ہر ملک کے لوگوں کو فراخ دلی سے اپنایا۔ یہاں کی مشترکہ تہذیب میں مختلف مذہب، زبانوں کا تنوع شامل رہا ہے۔ انہوں نے مرکز برائے مطالعاتِ دکن کے لیے ایک لاکھ روپئے کا چیک ڈاکٹر ایم سکندر کے حوالے کیا۔ محکمہ آثارِ قدیمہ کے سابق ڈپٹی ڈائرکٹر ڈاکٹر عبدالقیوم نے اپنی تقریر میں دکن کی تاریخی عمارتوں کی خصوصیات اور ان کے فن تعمیر کے امتیازات کو بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ گلبرگہ کی ابتدائی عمارتیں، شمالی ہند کے طرز پر ہیں جبکہ بعد کے دور میں تعمیر شدہ بیدر کی عمارتوں پر ایرانی فن تعمیر کا اثر نظر آتا ہے۔ پروفیسر نسیم الدین فریس، ڈائرکٹر مرکز نے خیر مقدم کیا اور سمینار کے موضوع پر روشنی ڈالی اور آخر میں شکریہ ادا کیا۔ پروفیسر شاہد نوخیز، جوائنٹ ڈائرکٹر مرکز نے کارروائی چلائی۔ مولانا حشمت اللہ کی قرأت کلام پاک و ترجمہ سے جلسہ کا آغاز ہوا۔

راشٹریہ سہارا

20 MAR 2019

اُردو یونیورسٹی میں ’’راک واک‘‘ کا انعقاد

حیدرآباد (پریس ریلیز) راک سوسائٹی نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں چٹانوں کے تحفظ کی اہمیت اجاگر کرنے کیلئے 17/ مارچ کو ’’راک واک‘‘ (چٹانوں کے درمیان چہل قدمی) کا اہتمام کیا۔ اس کا مقصد کیمپس میں موجود چٹانوں کا مشاہدہ اوران کے تحفظ سے متعلق معلومات فراہم کرنا تھا۔ چٹانوں کا تحفظ سوسائٹی کا سالِ نو کا عہد ہے۔ فرو کے قادر، سکریٹری سوسائٹی برائے چٹانوں کا تحفظ کے ہمراہ قدرتی مناظر کے شیدائیوں نے مانو کیمپس میں اس مختصر مگر دلچسپ چہل قدمی میں حصہ لیا۔ پروفیسر محمد فریاد، پروگرام کوآرڈینیٹر این ایس ایس سیل اور این ایس ایس والینٹرس کی ٹیم نے اس چہل قدمی کو کامیاب اور یادگار بنانے میں مہمانوں کے ساتھ دیا۔ ڈاکٹر ای ستیہ پرکاش، اسوسیٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف حیدرآباد، جی آر بی پردیپ، جوائنٹ سکریٹری، راک سوسائٹی، روی ستلم، رکن سوسائٹی، ڈاکٹر علیم الدین خان، ڈاکٹر افروز عالم، این ایس ایس پروگرام آفیسر، بی بھکشاپتی، این ایس ایس آفیسر، پی حبیب اللہ، سیکشن آفیسر اور طلبہ دانش خان، اطہر صفیہ، عاقب خان و دیگر بھی اس چہل قدمی میں شامل تھے۔ RS

منصف

اُردو یونیورسٹی میں ’’راک واک‘‘ کا انعقاد

حیدرآباد۔ 19/ مارچ (پریس نوٹ) راک سوسائٹی نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں چٹانوں کے تحفظ کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے 17/ مارچ کو ’’راک واک‘‘ (چٹانوں کے درمیان چہل قدمی) کا اہتمام کیا۔ اس کا مقصد کیمپس میں موجود چٹانوں کا مشاہدہ اوران کے تحفظ سے متعلق معلومات فراہم کرنا تھا۔ چٹانوں کا تحفظ سوسائٹی کا سالِ نو کا عہد ہے۔ محترمہ فرو کے قادر، سکریٹری سوسائٹی برائے چٹانوں کا تحفظ کے ہمراہ قدرتی مناظر کے شیدائیوں نے مانو کیمپس میں اس مختصر مگر دلچسپ چہل قدمی میں حصہ لیا۔ پروفیسر محمد فریاد، پروگرام کوآرڈینیٹر این ایس ایس سیل اور این ایس ایس والینٹرس کی ٹیم نے اس چہل قدمی کو کامیاب اور یادگار بنانے میں مہمانوں کیساتھ دیا۔ ڈاکٹر ای ستیہ پرکاش، اسوسیٹ پروفیسر، یونیورسٹی آف حیدرآباد، جی آر بی پردیپ، جوائنٹ سکریٹری، راک سوسائٹی، روی ستلم، رکن سوسائٹی، ڈاکٹر علیم الدین خان، ڈاکٹر افروز عالم، این ایس ایس پروگرام آفیسر، بی بھکشاپتی، این ایس ایس آفیسر، پی حبیب اللہ، سیکشن آفیسر اور طلبہ دانش خان، اطہر صفیہ، عاقب خان و دیگر بھی اس چہل قدمی میں شامل تھے۔ ٣٦

سیاست

اُردو یونیورسٹی میں ’’راک واک‘‘ کا انعقاد

حیدرآباد، 19/ مارچ (پریس نوٹ) راک سوسائٹی نے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں چٹانوں کے تحفظ کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے 17/ مارچ کو ’’راک واک‘‘ (چٹانوں کے درمیان چہل قدمی) کا اہتمام کیا۔ اس کا مقصد کیمپس میں موجود چٹانوں کا مشاہدہ اوران کے تحفظ سے متعلق معلومات فراہم کرنا تھا۔ چٹانوں کا تحفظ سوسائٹی کا سالِ نو کا عہد ہے۔ محترمہ فرو کے قادر، سکریٹری سوسائٹی برائے چٹانوں کا تحفظ کے ہمراہ قدرتی مناظر کے شیدائیوں نے مانو کیمپس میں اس مختصر مگر دلچسپ چہل قدمی میں حصہ لیا۔

Sakshi

20 MAR 2019

వాక్ 'రాక్స్'..

- ఉల్లాసంగా 'మనూ'లో రాక్ వాక్
- పురాతన రాళ్లను గుర్తించి పరిరక్షిస్తున్నాం: సొసైటీ టు సేవ్‌రాక్ సంస్థ

గచ్చిబౌలిలోని ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో రాక్ వాక్ చేస్తున్న విద్యార్థులు

రాయదుర్గం: మౌలానా ఆజాద్ జాతీయ ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో సొసైటీ టు సేవ్ రాక్ సంస్థ, ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయం ఆధ్వర్యంలో రాక్ వాక్‌ను నిర్వహించారు. ఈ సందర్భంగా మంగళవారం సొసైటీ టు సేవ్‌రాక్ సంస్థ కార్యదర్శి ఫారుఖ్‌ఖాదర్, మనూ ఎన్‌ఎస్‌ఎస్ సెల్ కోఆర్డినేటర్ ప్రొఫెసర్ మహ్మద్ ఫరియాద్ మాట్లాడారు. ఉర్దూ విశ్వవిద్యాలయంలో పురాతన రాళ్లను గుర్తించి వాటిని పరిరక్షిస్తున్నామన్నారు. నేచర్ లవర్స్ వీటిని పరిశీలించేందుకు అవకాశం కల్పించామని పేర్కొన్నారు. భారీ రాళ్లను భవిష్యత్‌లో కాపాడతామని చెప్పారు. ప్రభుత్వం కూడా ఈ భారీ రాళ్లను గుర్తించిందన్నారు. విద్యార్థులు, ప్రకృతి ప్రేమికులు రాక్ వాక్‌లో ఉల్లాసంగా పాల్గొన్నారని తెలిపారు.

ఈ కార్యక్రమంలో హెచ్‌సీయూ అసోసియేట్ ప్రొఫెసర్ డాక్టర్ ఈ సత్యప్రకాశ్, రాక్‌సొసైటీ సంయుక్త కార్యదర్శి జీఆర్‌బీ ప్రదీప్, సభ్యులు రవిసెట్లమ్, అధికారులు డాక్టర్ అలీముద్దీన్‌ఖాన్, డాక్టర్ అఫ్రోజ్ ఆలమ్, బి. భిక్షపతి, హబీబుల్లా, విద్యార్థులు తదితరులు పాల్గొన్నారు. S

Eenadu

మనూలో ఉత్సాహంగా రాక్ వాక్

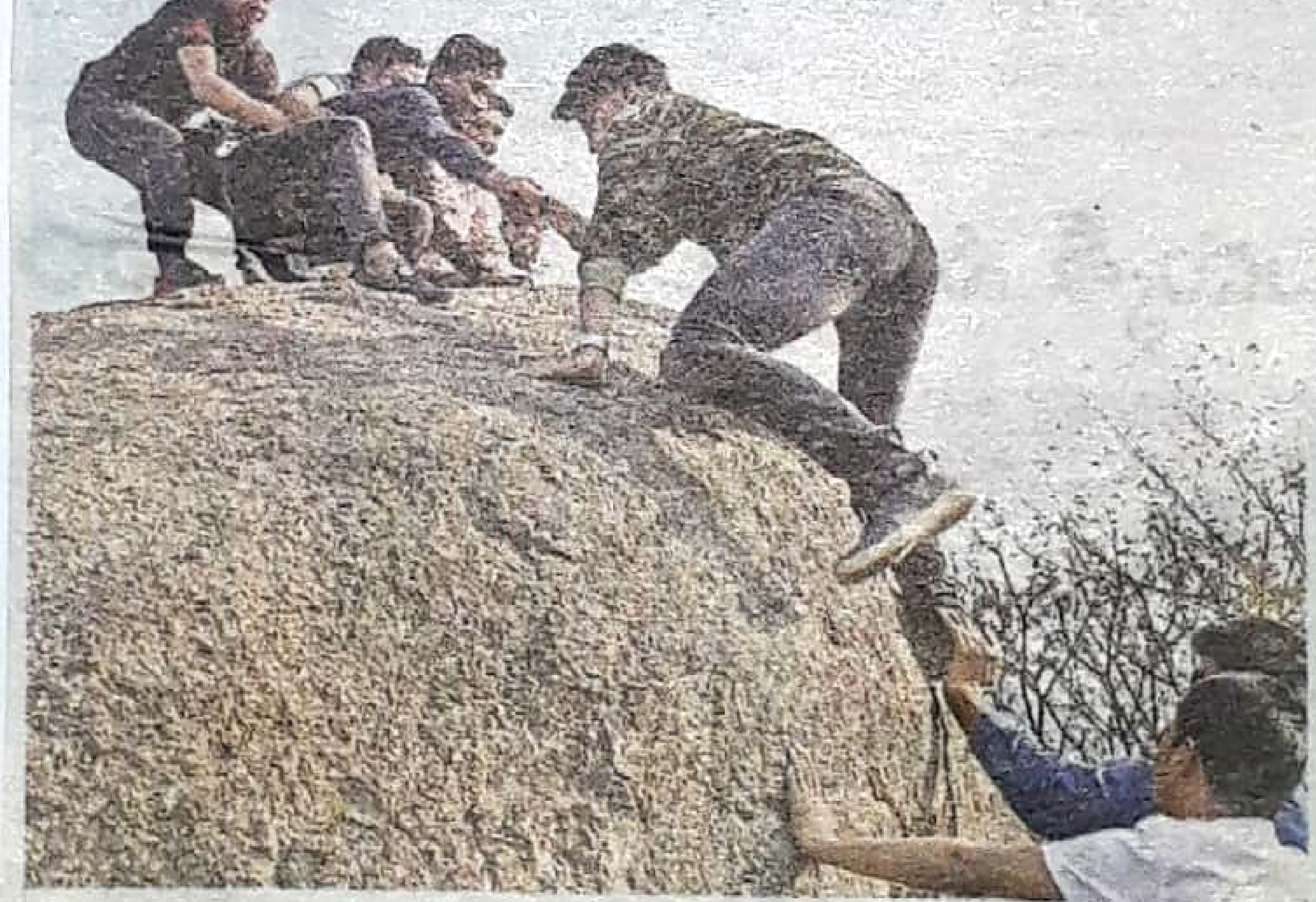

రాక్‌వాక్‌లో విద్యార్థులు

గచ్చిబౌలి, న్యూస్‌టుడే: గచ్చిబౌలిలోని మౌలానా ఆజాద్ నేషనల్ ఉర్దూ యూనివర్సిటీ(మనూ) క్యాంపస్‌లో మంగళవారం సొసైటీ టూ సేవ్ రాక్స్ ఆధ్వర్యంలో 'రాక్ వాక్' నిర్వహించారు. అధ్యాపకులు, విద్యార్థులు ఉత్సాహంగా పాల్గొని క్యాంపస్‌లో సహజసిద్ధంగా ఏర్పడ్డ బండరాళ్లను పరిశీలించారు. సహజమైన రాతి సంపదను వీక్షించడంతోపాటు సొసైటీ ఆఫ్ సేవ్ రాక్స్ బృందం ప్రతినిధులు దాని విశిష్టతపై అవగాహన కల్పించారు. ఈ సందర్భంగా సొసైటీ కార్యదర్శి ఫారుకిఖాదర్ మాట్లాడుతూ సహజమైన రాతి సందను పరిరక్షించుకోవాల్సిన అవసరం ఉందన్నారు. పర్యావరణ పరిరక్షణలో రాత్రి సంపద ఎంతో కీలకమన్నారు. ఇప్పటికే అభివృద్ధి పేరిట నగరంలో అనేక రాళ్లను ధ్వంసం చేశారని, అక్కడక్కడా మిగిలిఉన్నవాటిని పరిరక్షించుకోవాలని ఆమె పేర్కొన్నారు. ఎన్‌ఎస్‌ఎస్ కో ఆర్డినేటర్ ప్రొఫెసర్ మహ్మద్ ఫరియాద్, అసోసియేట్ ప్రొఫెసర్ సత్యప్రకాశ్, రాక్ సొసైటీ సంయుక్త కార్యదర్శి జి.ఆర్.బి.ప్రదీప్, సభ్యులు రవి తదితరులు పాల్గొన్నారు. E

20 MAR 2019

رہنمائے دکن

ہندوستانی فلمی ورثہ پر مانو میں لکچر

حیدرآباد، 19 / مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) کے زیر اہتمام دوسرا مانو نالج سیریز انرچمنٹ لکچر کا 21 / مارچ کو صبح 10:30 بجے آئی ایم سی پریویو تھیٹر میں انعقاد کیا جارہا ہے۔ قومی ایوارڈ یافتہ فلم ساز جناب شیویندر سنگھ دونگر پور، فلم جہد کار و بانی فلم ہیریٹیج فاؤنڈیشن "ہندوستانی فلمی ورثہ: متمول، متنوع اور مخدوش" کے موضوع پر لکچر دیں گے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر صدارت کریں گے۔ اس موقع پر جناب دونگر پور کی ایوارڈ یافتہ فلم "سیلولائیڈ مین" کی نمائش ہوگی۔ یہ ڈاکیومنٹری ہندوستان کے شہرہ آفاق جہد کار پی کے نائر کی زندگی پر مبنی ہے۔ جناب رضوان احمد، ڈائرکٹر آئی ایم سی نے بتایا کہ اس لکچر کے اہتمام کا مقصد لوگوں میں سینما کے شاندار ماضی، اس کی تاریخ، ابتداء سے لے کر آج تک کے مختلف ادوار کے متعلق واقف کروانا ہے۔

RD

منصف

ہندوستانی فلمی ورثہ پر مانو میں لکچر

حیدرآباد۔ 19 / مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) کے زیر اہتمام دوسرا مانو نالج سیریز انرچمنٹ لکچر کا 21 / مارچ کو صبح 10:30 بجے آئی ایم سی پریویو تھیٹر میں انعقاد کیا جارہا ہے۔ قومی ایوارڈ یافتہ فلم ساز جناب شیویندر سنگھ دونگر پور، فلم جہد کار و بانی فلم ہیریٹیج فاؤنڈیشن "ہندوستانی فلمی ورثہ: متمول، متنوع اور مخدوش" کے موضوع پر لکچر دیں گے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر صدارت کریں گے۔ اس موقع پر دونگر پور کی ایوارڈ یافتہ فلم "سیلولائیڈ مین" کی نمائش ہوگی۔ یہ ڈاکیومنٹری ہندوستان کے شہرہ آفاق جہد کار پی کے نائر کی زندگی پر مبنی ہے۔ رضوان احمد، ڈائرکٹر آئی ایم سی نے بتایا کہ اس لکچر کے اہتمام کا مقصد لوگوں میں سینما کے شاندار ماضی، اس کی تاریخ، ابتداء سے لے کر آج تک کے مختلف ادوار کے متعلق واقف کروانا ہے۔

٣

سیاست

ہندوستانی فلمی ورثہ پر مانو میں لکچر

حیدرآباد، 19 / مارچ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) کے زیر اہتمام دوسرا مانو نالج سیریز انرچمنٹ لکچر کا 21 / مارچ کو صبح 10:30 بجے آئی ایم سی پریویو تھیٹر میں انعقاد کیا جارہا ہے۔ قومی ایوارڈ یافتہ فلم ساز جناب شیویندر سنگھ دونگر پور، فلم جہد کار و بانی فلم ہیریٹیج فاؤنڈیشن "ہندوستانی فلمی ورثہ: متمول، متنوع اور مخدوش" کے موضوع پر لکچر دیں گے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر صدارت کریں گے۔ اس موقع پر جناب دونگر پور کی ایوارڈ یافتہ فلم "سیلولائیڈ مین" کی نمائش ہوگی۔ یہ ڈاکیومنٹری ہندوستان کے شہرہ آفاق جہد کار پی کے نائر کی زندگی پر مبنی ہے۔

راشٹریہ سہارا

ہندوستانی فلمی ورثہ پر مانو میں لکچر

حیدرآباد (پریس ریلیز) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے انسٹرکشنل میڈیا سنٹر (آئی ایم سی) کے زیر اہتمام دوسرا مانو نالج سیریز انرچمنٹ لکچر کا 21 / مارچ کو صبح 10:30 بجے آئی ایم سی پریویو تھیٹر میں انعقاد کیا جارہا ہے۔ قومی ایوارڈ یافتہ فلم ساز جناب شیویندر سنگھ دونگر پور، فلم جہد کار و بانی فلم ہیریٹیج فاؤنڈیشن "ہندوستانی فلمی ورثہ: متمول، متنوع اور مخدوش" کے موضوع پر لکچر دیں گے۔ ڈاکٹر محمد اسلم پرویز، وائس چانسلر صدارت کریں گے۔ اس موقع پر جناب دونگر پور کی ایوارڈ یافتہ فلم "سیلولائیڈ مین" کی نمائش ہوگی۔ یہ ڈاکیومنٹری ہندوستان کے شہرہ آفاق جہد کار پی کے نائر کی زندگی پر مبنی ہے۔ رضوان احمد، ڈائرکٹر آئی ایم سی نے بتایا کہ اس لکچر کے اہتمام کا مقصد لوگوں میں سینما کے شاندار ماضی، اس کی تاریخ، ابتداء سے لے کر آج تک کے مختلف ادوار کے متعلق واقف کروانا ہے۔

RS